چہرے کا پردہ

عبداللہ ناصح علوان

اس کے لئے پہلے ہمیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور سلف صالحین میں سے علماء تفسیر کے وہ اقوال سننا چاہئے جو ان سے مندرجہ ذیل آیت کی تفسیر کے ضمن میں منقول ہیں:

یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِکَ وَ بَنٰتِکَ وَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْھِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِھِنَّ ط (سورۃ الاحزاب:۵۹)

اے نبی آپ کہہ دیجئے اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور (عام) ایمان والوں کی عورتوں سے کہ اپنے اوپر نیچی کرلیا کریں اپنی چادر تھوڑی سی۔

ابن جریر طبری حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ان کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ:

> اللہ تعالیٰ نے مؤمن عورتوں کو یہ حکم دیا ہے کہ جب وہ کسی کام یا ضرورت سے گھر سے نکلیں تو اپنے چہروں کو چادر کے اوپر سے ڈھانپ لیا کریں اور صرف ایک آنکھ کھولیں۔

اور ابن جریر علامہ ابن سیرین سے ان کا یہ قول روایت کرتے ہیں کہ: میں نے عبیدۃ بن الحارث حضرمی سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: (یُدْنِیْنَ عَلَیْھِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِھِنَّ) کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے اپنے کپڑے سے اس کا عملی مظاہرہ کر کے دکھلایا اور وہ اس طرح کہ انہوں نے اپنا سر اور چہرہ چھپالیا اور ایک آنکھ پر سے کپڑا ہٹا دیا۔

علامہ ابن جریر طبری مندرجہ ذیل آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِکَ وَ بَنٰتِکَ وَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْھِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِھِنَّ ط (سورۃ الاحزاب:۵۹)

اے نبی آپ کہہ دیجئے اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور (عام) ایمان والوں کی عورتوں سے کہ اپنے اوپر نیچی کرلیا کریں اپنی چادر تھوڑی سی۔

لباس میں ان باندیوں سے مشابہت اختیار نہ کرو جو گھروں سے کام کاج کے لئے اپنے بال اور چہرے کو کھول کر نکلتی ہیں بلکہ انہیں چاہئے کہ چادر اوڑھ لیا کریں تاکہ اگر کوئی فاسق انہیں

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے کہ : امام مالک اور سفیان بن عیینہ نہ ہوتے تو حجاز سے علم رخصت ہو جاتا

دیکھے تو یہ سمجھ لے کہ یہ آزاد وشریف عورتیں ہیں اوران سے کسی قسم کی بات وغیرہ نہ کرے۔

اور علامہ ابوبکر جصاص لکھتے ہیں کہ اس آیت میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ اجنبی مردوں سے جوان عورت کو اپنا چہرہ چھپانے، اور باہر نکلنے کے وقت پردہ کرنے اور پاکدامن رہنے کا حکم دیا گیا ہے تاکہ فاسق وبدکرداران کے سلسلہ میں کسی خوش فہمی میں مبتلا نہ رہیں۔

اور قاضی بیضاوی اللہ تعالیٰ کے فرمانِ مبارک (یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ) کی تفسیر میں لکھتے ہیں: یعنی اگرکسی ضرورت سے باہر نکلیں تو اپنے چہرے اورجسم کو چادر سے ڈھانک لیں۔

اور علامہ نیسابوری آیت (یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ) کے تحت لکھتے ہیں:

> ابتداءِ اسلام میں عورتیں اپنی زمانہ جاہلیت کی عادت کے مطابق عام کپڑوں میں رہتی تھیں اور قمیض اور اوڑھنی پہن کر باہر چلی جاتی تھیں خواہ باندی ہو یا آزاد عورت، پھر انہیں چادر کے اوڑھنے اور سر اور چہرے کو ڈھانپنے کا حکم دے دیا گیا۔

ان اقوال سے یہ بات واضح ہوگئی کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم (جو سب کے سب اہل علم و اہل تفسیر تھے) سب اس بات پر متفق ہیں کہ عورت کو آیت (یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ) کے مطابق یہ حکم دیا گیا ہے کہ چادر اوڑھے اور اجنبی مردوں سے اپنے چہرے کو چھپائے۔

چہرے کے پردہ سے متعلق احادیث:

ابو داؤد اور ترمذی اور مؤطا امام مالک میں آتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کرنے والی عورت کو حالت احرام میں یہ حکم دیا کہ وہ نہ نقاب ڈالے اور نہ دستانے پہنے، ابو داؤد روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو حالت احرام میں دستانے پہننے اور نقاب ڈالنے سے منع کیا ہے۔

اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ عہد نبوت میں عورتیں چہرہ ڈھانپنے اور دستانے پہننے کی عادی تھیں، اسی لئے حالت احرام میں انہیں اس سے روکا گیا ہے۔ لیکن یہ حکم علی الاطلاق نہیں ہے جیسا کہ آئندہ آنے والی وہ احادیث جنہیں ہم ابھی ذکر کریں گے وہ خود اس بات پر دلالت کر رہی ہیں۔

چنانچہ سنن ابی داؤد میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے وہ فرماتی ہیں کہ قافلے

☆ امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت سن ۹۳ ہجری میں اور وفات ۱۷۹ ہجری میں ہوئی ☆

ہمارے پاس سے گزرتے تھے اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حالت احرام میں ہوتے تھے، چنانچہ جب وہ ہمارے پاس سے گزرتے تو ہم میں سے ہر عورت اپنی چادر کو اپنے چہرے پر ڈال لیتی اور جب وہ ہم سے آگے بڑھ جاتے تو ہم چہرہ کھول لیا کرتے تھے۔

مؤطا امام مالک میں حضرت فاطمۃ بنت المنذر رضی اللہ عنہا سے مروی ہے وہ فرماتی ہیں کہ ہم حالت احرام میں اپنے چہرے کو چھپایا کرتے تھے اور ہم حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کے ساتھ تھے لیکن چہرہ چھپانے پر وہ ہم پر کوئی اعتراض نہیں کرتی تھیں۔

فتح الباری میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ عورت اپنی چادر سر کے اوپر سے اپنے چہرے پر لٹکائے گی۔

صحیح احادیث میں آتا ہے کہ ایک مسلمان باپردہ عورت کسی کام سے بنی قینقاع کے بازار گئیں۔ ایک یہودی نے ان سے چھیڑ چھاڑ کی اور اس بدبخت نے یہ چاہا کہ انہیں چہرہ کھولنے پر مجبور کردے، لیکن انہوں نے ایسا کرنے سے انکار کردیا اور مدد کے لئے لوگوں کو پکارنا شروع کردیا، چنانچہ ایک مسلمان نے اس یہودی پر حملہ کرکے اسے اس کے کرتوت کی سزا کے طور پر قتل کرڈالا۔

ان صحیح احادیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم کی بیویاں کسی کام سے اگر باہر نکلتی تھیں تو منہ کو چھپایا کرتی تھیں خواہ حالت احرام میں کیوں نہ ہوں اور وہ یہ سمجھتی تھیں کہ پردہ فرض ہے اور شریعت مطہرہ نے اس کا حکم دیا ہے۔

چہرے کے پردہ سے متعلق ائمہ مجتہدین کے اقوال:

جمہور ائمہ مجتہدین جن میں امام شافعی واحمد و مالک شامل ہیں یہ حضرات فرماتے ہیں کہ عورت کا چہرہ بھی عورت ہے اور اس کا چھپانا واجب.......... اور اس کا کھولنا حرام ہے، اور ان حضرات کا مستدل وہ ہے جو صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اور سلف صالحین سے آیت (يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ) کے سلسلے میں ثابت ہے۔ اس آیت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ چہرہ چھپانا ضروری ہے، اور اس کی مزید تاکید ان صحابیات رضی اللہ عنہن کے فعل سے ہوتی ہے جو بعض ضروریات کے لئے چہرہ ڈھانک کر نکلا کرتی تھیں، نقاب ان کے چہرے پر پڑا ہوتا تھا، اور اس طرح ان صحابہ اور تابعین

☆ امام محمد بن ادریس شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا سن ولادت ۱۵۰ ہجری اور سن وفات ۲۰۴ ہجری ہے

کے اقوال سے بھی ہوتی ہے جو آیت کے ذیل میں ابھی گزر چکے ہیں اور اس کا تذکرہ تفصیلی ادلۂ قطعیہ کے ساتھ ہو چکا ہے۔

ائمہ حنفیہ اور ان کے متبعین کا مذہب یہ ہے کہ عورت کا چہرہ عورت نہیں ہے، اور اگر چہرہ کھولنے سے کوئی فتنہ نہ مرتب ہو تو اس کا کھولنا جائز ہے لیکن اگر کسی فتنہ کا احتمال ہو تو فتنہ کے سدِ باب اور فساد کو دور کرنے کے لئے اس کا کھولنا حرام ہو جائے گا۔

ان حضرات نے اپنے مذہب کی تائید میں جو ادلہ پیش کئے ہیں ان میں سے زیادہ واضح ظاہر یہ ہیں:

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث جو حجۃ الوداع میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ہی سواری میں سوار تھے اور ان کے قریب سے کچھ عورتیں احرام کی حالت میں گزریں حضرت فضل ان کی طرف دیکھنے لگے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک حضرت فضل کے چہرے پر رکھ دیا اور پھر حضرت فضل نے اپنا چہرہ دوسری طرف پھیر لیا۔

یہ صحیح حدیث ہے جس کو مسلم ابو داؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور اس سے استدلال اس طرح سے ہے کہ اگر عورت کو چہرہ چھپانے کا حکم ہوتا اور اس کا چہرہ عورت ہوتا تو عورت اپنا چہرہ نہ کھولتیں اور حضرت فضل ان کی طرف نہ دیکھتے۔

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کی حدیث، ولید سعید بن بشیر سے اور وہ قتادہ سے اور وہ خالد بن دریک سے اور وہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئیں اور انہوں نے باریک کپڑے پہنے ہوئے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف سے منہ موڑ لیا اور یہ فرمایا کہ:

(یا أسماء ان المرأة اذا بلغت المحیض لم یصلح أن یری منها الا هذا و هذا و أشار علیه الصلاة والسلام الی وجهه و کفیه).

اے اسماء عورت جب بالغ ہونے کے قریب ہو تو یہ درست نہیں ہے کہ اس کے جسم کا کوئی حصہ ظاہر ہو سوائے اِس کے اور اِس کے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چہرے اور ہاتھوں کی طرف اشارہ کیا۔

لیکن جمہور فقہاء ان مذکورہ بالا دونوں حدیثوں کا یہ جواب دیتے ہیں:

علم وفن میں حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا کوئی ثانی نہیں : (محدث ابوزرعہ)

۱۔ حضرت فضل بن عباس کی حدیث میں اس بات کی دلالت نہیں پائی جاتی کہ عورت کے لئے اجنبیوں کے سامنے چہرہ کھولنا جائز ہے، اس لئے کہ وہ عورتیں جن کی طرف حضرت فضل نے دیکھا تھا وہ حج کا احرام باندھے ہوئے تھیں، اور محرم عورت کے لئے چہرہ کھولنا جائز ہے اگر چہرہ کھولنے سے فتنہ کا احتمال نہ ہو۔ اس لئے کہ عورت کا احرام یہ ہے کہ وہ اپنے ہاتھ اور چہرہ کو کھلا رکھے، اس لئے کہ حدیث مذکورہ بالا میں یہی حکم دیا گیا ہے فرمایا:

(لا تنتقب المرأة ولا تلبس القفازين)

(محرم) عورت نہ نقاب ڈالے گی اور نہ دستانے پہنے گی۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر احرام کی حالت نہ ہو تو عورت نقاب ڈالے گی اور دستانے پہنے گی۔

۲۔ حضرت اسماء کی جس حدیث سے چہرے کھولنے پر استدلال کیا گیا ہے وہ حدیث مرسل ہے یعنی اس کی سند میں انقطاع ہے، حافظ ابن کثیر اپنی تفسیر (۳،۲۸۳) میں لکھتے ہیں: ابو داؤد اور ابو حاتم رازی کہتے ہیں کہ وہ (یعنی حضرت اسماء کی حدیث) مرسل ہے، اس لئے کہ خالد بن دریک کا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سننا ثابت نہیں ہے۔

اکثر اہل علم حدیث مرسل پر ضعیف ہونے کا حکم لگاتے ہیں، اور اگر حدیث ضعیف ہو تو اس سے استدلال نہیں کیا جا سکتا اور نہ استنباطِ احکام کے سلسلہ میں اس کا اعتبار ہوگا۔

ائمہ مجتہدین نے جو کچھ فرمایا ہے اس سے یہ صاف واضح ہو گیا کہ عورت کا چہرہ بھی ستر کے حکم میں ہے اور اس کا چھپانا واجب اور کھولنا حرام ہے۔ حتیٰ کہ فقہاءِ حنفیہ جو چہرہ کھولنے کے جواز کے قائل ہیں وہ بھی اس کی اجازت اس وقت دیتے ہیں جب فتنہ کا خوف نہ ہو۔

آج ہمارے اس معاشرے میں ہم حیوانوں کی طرح رہ رہے اور زندگی گزار رہے ہیں کیا اس میں کوئی شخص فتنہ و فساد کے پھیلنے سے انکار کر سکتا ہے؟ لہٰذا جب صورتِ حال یہ ہے تو غیرت مند باپ کو چاہئے کہ اپنی بیوی اور بچیوں کو چہرے پر نقاب ڈالنے کا حکم دے اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی بجا آوری اور پاکباز و پاک دامن صحابیات رضی اللہ عنہن کی پیروی اور محترم ائمہ مجتہدین کے فیصلہ کی اتباع کے لئے ان کو منہ چھپانے کا حکم دے۔

اے تربیت کرنے والو! مسلمان اگر قیامت میں ان لوگوں کی رفاقت چاہتا ہے جن پر

اللہ نے انعام کیا ہے جو انبیاء، صدیقین، شہداء، صالحین ہیں، جن کی رفاقت بہت اچھی ہے تو اسے چاہئے کہ اپنے دین اور عزت و آبرو کا خیال رکھے، اس سلسلہ میں محتاط رہے اور ہمیشہ تقویٰ اور ورع کے پہلو پر عمل کرے۔

بناؤ سنگھار اور عورتوں کے محاسن ظاہر نہ کرنیکے حکم کے سلسلہ میں آیات واحادیث:

امام مسلم اپنی صحیح میں حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(صنفان من أهل النار لم أرهما : قوم معهم سياط كأذناب البقر يضربون بها الناس، و نساء كاسيات عاريات مائلات مميلات، رؤسهن كأسنمة البخت، لا يدخلن الجنة ولا يجدن ريحها و ان ريحها ليوجد من مسيرة خمسمائة عام)

دوزخ والوں کی دو قسمیں ایسی ہیں جنہیں میں نے نہیں دیکھا: ایک وہ لوگ جن کے ساتھ گائے کی دم کی طرح کے کوڑے ہوں گے جن سے وہ لوگوں کو مارتے ہوں گے، اور دوسری وہ عورتیں جو لباس پہن کر بھی ننگی ہوں گی، ناز ونخرے سے مٹک مٹک کر چلنے والیاں اپنے ناز و انداز سے مردوں کو اپنی طرف مائل کرنے والیاں ان کے سر ایسے ہوں گے جیسے بختی اونٹ کے کوہان (یعنی سر پر بالوں کا جوڑا بنا کر رکھیں گی اور وہ اونچا ہو کر کوہان کی طرح معلوم ہوگا) ایسی عورتیں نہ جنت میں داخل ہوں گی اور...... کی خوشبو سونگھیں گی حالانکہ اس کی خوشبو پانچ سو سال کے فاصلہ سے محسوس ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

(و قرن فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج الجاهلية الاولى) (الاحزاب:۳۳)

اور قرار پکڑو اپنے گھروں میں اور دکھلاتی نہ پھرو جیسا کہ دستور تھا پہلے جہالت کے وقت میں

اور اللہ تعالیٰ سبحانہ ارشاد فرماتے ہیں:

(والقواعد مِن النساء التی لا یرجون نکاحاً فلیس علیھن جناح ان یضعن ثیابھن غیر متبرجت بزینة ط و ان یّستعففن خیر لھن ط واللہ سمیع علیم ○ (النور:۶۰)

اور جو گھروں میں بیٹھ رہی ہیں تمہاری عورتوں میں سے جن کو نکاح کی توقع نہیں رہی ان

☆ میں نے امام محمد سے بڑھ کر کوئی فصیح نہیں دیکھا (امام محمد بن ادریس شافعی) ☆

پر گناہ نہیں کہ اتار رکھیں اپنے کپڑے یہ نہیں کہ دکھاتی پھریں اپنا سنگھار اور اس سے بھی بچیں تو ان کے لئے بہتر ہے۔ اور اللہ سب باتیں سنتا اور جانتا ہے۔

مرد و زن کا اختلاط ممنوع ہونے کے سلسلہ میں ادلہ:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

(قل للمؤمنین یغضوا من ابصارھم و یحفظوا فروجھم ط ذلک ازکی لھم ط ان اللہ خبیر بما یصنعون ○ و قل للمؤمنٰت یغضضن من ابصارھن و یحفظن فروجھن) (النور: ۳۰، ۳۱)

کہہ دیجئے ایمان والوں کو نیچی رکھیں ذرا اپنی آنکھیں اور اپنے ستر کی حفاظت کریں یہ ان کے حق میں زیادہ صفائی کی بات ہے۔ بے شک اللہ کو سب کچھ خبر ہے جو کچھ لوگ کیا کرتے ہیں اور کہہ دیجئے ایمان والیوں کو نیچی رکھیں ذرا اپنی آنکھیں اور تھامتی رہیں اپنے ستر کو۔

بھلا بتائیے کہ اگر ایک جگہ مرد و زن اکٹھے ہوں تو وہاں نگاہ نیچی رکھنے کا تصور کیا جا سکتا ہے؟ اس لئے اس آیت کے مدلول سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کے ذریعہ مرد و زن کے اختلاط کی ممانعت کی گئی ہے اور اسے حرام کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایک اور آیت میں ارشاد فرماتے ہیں:

(و اذا سالتموھن متاعا فسئلوھن من ورآء حجاب ط ذلکم اطھر لقلوبکم و قلوبھن ط) (الاحزاب: ۵۳)

اور جب مانگنے جاؤ بیبیوں سے کچھ کام کی چیز تو پردہ کے باہر سے مانگ لو اس میں خوب ستھرائی ہے تمہارے دل اور ان کے دل کو۔

اور امام ترمذی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

(لا یخلون رجل و امرأۃ الا کان الشیطان ثالثھما)

کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ خلوت و تنہائی اختیار نہیں کرتا مگر یہ کہ شیطان ان کے ساتھ ان کا تیسرا (ساتھی) ہوتا ہے۔

اور بخاری و مسلم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا:

(ایاکم والدخول علی النساء فقال رجل : یارسول اللہ! افرأیت الحمو (أی قریب الزوج) قال: الحمو الموت)

تم عورتوں کے پاس جانے سے بچو، تو ایک صاحب نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول جیٹھ و دیور (شوہر کی طرف سے عورت کے رشتہ دار) کا کیا حکم ہے؟ تو آپ نے فرمایا دیور تو موت (کی طرح نقصان دہ) ہے۔

بخاری و مسلم ہی میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(لا يخلون احدكم بامرأة الا مع ذى محرم)

تم میں سے کوئی شخص بھی کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں یکجا نہ ہو سوائے اس رشتہ دار کے جو محرم (جس سے نکاح کرنا حرام) ہو۔

اجنبی عورتوں کی طرف دیکھنے کی حرمت پر دلالت کرنے والی نصوص:

سورۂ نور میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

(قل للمؤمنين يغضوا من ابصارهم و يحفظوا فروجهم ط)

کہہ دیجئے ایمان والوں کو نیچی رکھیں ذرا اپنی آنکھیں اور اپنے ستر کی حفاظت کریں۔

اور سورۂ اسراء میں فرماتے ہیں:

(ان السمع والبصر والفؤاد كل اولئك كان عنه مسئولا o) (الاسراء:۳۶)

بے شک کان اور آنکھ اور دل ان سب کی اس سے پوچھ ہوگی۔

اور امام مسلم حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے اچانک پڑ جانے والی نگاہ کے بارے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(اصرف بصرك). اپنی نگاہ کو پھیر لو (ہٹا لو)

اور ابو داؤد اور ترمذی حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میں اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آ گئے، اور یہ واقعہ پردہ کا حکم نازل ہونے کے بعد کا ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا:

فضل العالم على العابد كفضل القمر على سائر الكواكب (سنن ابوداود وترمذی)

(احتجبا منه). ان سے پردہ کرلو۔

تو ہم نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول کیا یہ نابینا نہیں ہیں؟ یہ تو نہ ہمیں دیکھ سکتے ہیں اور نہ پہچان سکتے ہیں؟ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(افعميا و ان انتما، ألستما تبصرانه؟!).

تو کیا تم دونوں بھی نابینا ہو، کیا تم دونوں ان کو دیکھ نہیں سکتی ہو؟

اور امام بخاری ومسلم حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(اياكم والجلوس فى الطرقات). تم لوگ راستہ میں بیٹھنے سے بچو۔

لوگوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! مجلسوں میں بیٹھنے کے علاوہ ہمارے پاس اور کوئی چارۂ کار نہیں، وہاں بیٹھ کر ہم آپس میں باتیں کرتے ہیں، تو رسولِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(فاذا أبيتم الا المجلس فأعطوا الطريق حقه).

پھر جب تم انکار کرتے ہو اور بیٹھنا ہی چاہتے تو تم راستہ کا حق ادا کرو۔

لوگوں نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول راستہ کا کیا حق ہے؟ آپ نے فرمایا:

(غض البصر و كف الأذى و رد السلام والأمر بالمعروف والنهى عن المنكر)

نگاہ کا پست رکھنا، اور دوسروں کو تکلیف پہنچانے سے بچنا، اور سلام کا جواب دینا، اور اچھی باتوں کا حکم دینا اور بری باتوں سے روکنا۔

چنانچہ یہ بات بداھۃً معلوم ہے کہ اگر تمام معاشرے اور سب قومیں خواہ وہ بوڑھے ہوں یا نوجوان، مرد ہوں یا عورتیں، حکام ہو یا محکومین، اگر سب کے سب ان لازوال بنیادی احکامات پر عمل کریں اور ان شاندار رہنمائیوں کے مطابق چلیں، اور ان تمام چیزوں سے دور رہیں جو عزت و شرافت اور اخلاق کو بٹہ لگانے والی ہیں۔ مثلاً بے پردگی، بناؤسنگھار اور زیب وزینت کا اظہار، اور اختلاطِ مرد وزن، اور اجنبی عورتوں کی طرف دیکھنا، تو اس میں کوئی شک نہیں کہ ایسے معاشرے اور قومیں پاکیزگی اور شرافت وعزت کے باغوں میں شان سے اکڑ کر چلیں گی، اور امن واستقرار کے سایہ میں مزے کریں گی، اور عزت وبزرگی اور فضل وکمال کی چوٹی پر پہنچ جائیں گی۔ اس لئے کہ وہ اس راستے پر چلے جو اللہ نے ان کے لئے مقرر کردیا تھا، اور انہوں نے اس نظام کو نافذ کیا جو اسلام

نے ان کے لئے طے کیا تھا۔ اللہ جل شانہ بالکل درست فرماتے ہیں:

(و ان هذا صراطي مستقيماً فاتبعوه ج ولا تتبعوا السبل فتفرق بكم عن سبيله ط ذلكم وصكم به لعلكم تتقون o) (الانعام:۱۵۳)

اور حکم کیا کہ یہ میری سیدھی راہ ہے سو اس پر چلو اور راستوں پر مت چلو کہ وہ تم کو اللہ کے راستہ سے جدا کر دیں گے یہ حکم کر دیا ہے تم کو تاکہ تم بچتے رہو۔

گزشتہ صدیوں میں امت مسلمہ کو یہ سب کچھ ہر دور میں حاصل رہا۔ جس کی وجہ صرف یہ تھی کہ انہوں نے ان قرآنی تعلیمات پر عمل کیا جن کو اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا کیلئے بشارت دینے اور ڈرانے والا، اور آئندہ آنے والے تمام معاشروں اور قوموں کے لئے ہدایت اور نور بنا کر بھیجا تھا۔

اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نازل کردہ عظیم کلام پاک میں بالکل بجا فرمایا ہے:

(ان هذا القرآن يهدى للتي هي اقوم و يبشر المؤمنين الذين يعملون الصلحت ان لهم اجراً كبيراً o) (الاسراء:۹)

یہ قرآن وہ راہ بتلاتا ہے جو سب سے سیدھی ہے اور ان ایمان والوں کو خوشخبری سناتا ہے جو اچھے عمل کرتے ہیں کہ ان کے لئے بڑا ثواب ہے۔

اے والدین اور مربیو! یہ اہم تربیتی قواعد اور وہ عملی نظام ہے جو اسلام نے بچے کے اخلاق کی حفاظت، اور اس کی شخصیت ممتاز بنانے، اور اس کو حقیقت اور مردانگی اور مکارمِ اخلاق کا عادی بنانے کے لئے مقرر کیا ہے اس لئے آپ لوگوں کی یہ ذمہ داری ہے کہ آپ لوگ اپنے بچوں کی تربیت ان کے مطابق کریں اور اس کی رہنمائی اور نظام پر عمل کریں، تاکہ بچے اخلاق وفضائل اور ذاتی مکارم اور معاشرتی آداب حاصل کرتے ہوئے نشوونما پائیں، اور لوگوں میں یکتا ومنفرد شخصیت کے حامل ہوں، اور کیا اسلام کے مقرر کردہ اصولوں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بتلائے ہوئے طریقوں کے علاوہ تربیت کے کوئی بنیادی ایسے اصول پائے جاتے ہیں جو بچے کی صحیح شخصیت سازی کر سکیں اور زندگی میں اس پر جو ذمہ داریاں عائد ہونے والی ہیں ان کے لئے اسے تیار کر سکیں؟

کون یہ کہتا ہے کہ عیش وعشرت میں مستغرق ہونا اور خوشحالی میں غرق ہونا بچے کی شخصیت کو نقصان نہیں پہنچاتا؟

اور یہ کون کہتا ہے کہ شہوات ولذات کے پیچھے پیچھے چلنا بچے کی شخصیت کے لئے نقصان دہ نہیں؟

☆ قال الامام الشافعي رحمه الله تعالى : امن الناس عليّ في الفقه محمد بن حسن ☆

اور کون یہ کہتا ہے کہ گندے وفحش گانے سننا اور بھڑکانے والی موسیقی ورقص وسرور بچے کی شخصیت کو مضرت نہیں پہنچاتا؟

اور کون یہ کہتا ہے کہ بے پردگی زیب وزینت کی نمائش اور اختلاطِ مرد وزن بچے کی شخصیت کو نقصان نہیں پہنچاتا ہے؟

اور کون یہ کہتا ہے کہ ہجڑا پن اور عورتوں سے مشابہت اختیار کرنا اور فحش گوئی بچے کی شخصیت کو نقصان نہیں پہنچاتا؟

تربیت کے ماہرین اور علماءِ نفس واخلاق قریب قریب سب کے سب اس پر متفق ہیں کہ یہ چیزیں حافظہ کو کمزور کرنے، اور شخصیت کو ختم کرنے، اور اخلاق کو بگاڑنے، اور مردانگی کا جنازہ نکالنے، اور بیماریوں کے پھیلانے اور عزت وشرافت وپاک دامنی کے ختم کرنے کے لئے خطرناک ترین وباؤں میں سے ہیں۔

ڈاکٹر الکس کاریل اپنی کتاب ''الانسان ذلک المجهول'' میں لکھتے ہیں کہ:

انسان میں جب جنسی داعیہ حرکت کرتا ہے تو اس کے ساتھ ایک ایسا مادہ جدا ہوجاتا ہے جو خون کے ساتھ مل کر دماغ تک پہنچتا ہے اور اسے مدہوش کر دیتا ہے، اور پھر انسان صحیح سوچنے پر قادر نہیں رہتا۔

جارج بالوشی اپنی کتاب ''الثورة الجنسية'' میں لکھتے ہیں:

۱۹۶۲ء میں کینیڈی نے صراحۃً کہا کہ امریکہ کا مستقبل سخت خطرے میں ہے، اس لئے کہ وہاں کے نوجوان بے راہ روی کا شکار ہو گئے ہیں، اور شہوات میں ایسے مستغرق اور ڈوبے ہوئے ہیں کہ وہ ان ذمہ داریوں کو پورا کرنے پر قادر ہی نہیں رہے جن کا بوجھ ان کے کاندھوں پر ہے۔ اور فوج میں بھرتی کے لئے پیش ہونے والے سات نوجوانوں میں سے چھ بھرتی کے نااہل ہوتے ہیں، اس لئے کہ جن غلط حرکتوں میں وہ گرفتار رہے ہیں انہوں نے ان کی نفسیاتی اور جسمانی صلاحیت کو خراب کر کے رکھ دیا ہے۔

لبنانی اخبار ''الأحد'' اپنے شمارہ نمبر ۶۵۰ میں معاشرے کی تربیت کرنے والی مارگریٹ اسمتھ کی مندرجہ ذیل گفتگو لکھتا ہے:

اسکول یا کالج کی لڑکی کو صرف اپنی خواہشات اور ان اسباب و وسائل کی فکر ہوتی ہے جو

امام محمد بن ادریس شافعی فرماتے ہیں : فقہ میں مجھ پر سب سے زیادہ احسان امام محمد بن حسن کا ہے

اس کے خیالات وخواہشات میں مدد گار ثابت ہوں، ساٹھ فیصد سے زیادہ طالبات امتحان میں ناکام ہوگئیں، اور ناکامی کا اصل سبب یہ تھا کہ وہ تعلیم اور اسباق حتیٰ کہ خود اپنے مستقبل سے بھی زیادہ جنسیات اور جنس کے چکر میں پڑی رہتی تھیں۔

اس لئے تربیت کرنے والے حضرات اور والدین وغیرہ مسئولین کا یہ فریضہ ہے کہ وہ اپنی اولاد کو بے راہ روی اور آزادی کے مظاہر ومواقع سے بچائیں اور یہ کوشش کریں کہ ان کی نفوس میں عزت وکرامت اور شخصیت کی اہمیت اور عظیم اخلاق کی حقیقت اور روح جاگزیں ہو۔

اخیر میں ہماری یہ ذمہ داری بھی ہے کہ ہم بچے کے اخلاق کی درستگی اور اس کی اصلاح اور شخصیت کے نکھار کے لئے دقیق نگرانی اور اپنی عظیم مسئولیت کے فریضہ سے قطعاً غافل نہ ہوں۔

اور اگر ہم ان اسباب کی تفتیش کرنا چاہیں جو بچے میں اخلاقی بے راہ روی اور کردار میں انحراف پیدا کر دیتے ہیں تو ہمیں یہ معلوم ہوگا کہ اس کا اصل سبب والدین کا بچوں کی نگرانی میں غفلت برتنا اور ان کی تربیت ورہنمائی سے دور رہنا اور اس میں کوتاہی برتنا ہے۔

بچوں کے اخلاقی انحراف اور کردار میں آزادی وبے راہ روی کے اسباب

- جو باپ اپنے بچوں کو برے ساتھیوں اور بدکرداروں سے ملنے کی کھلی چھٹی دے دے گا کہ وہ جب چاہیں اور جہاں چاہیں ان سے ملیں، اور وہ ان سے باز پرس کرے، اور نہ کوئی نگرانی، تو اس کا لازمی اثر یہ ہوگا کہ بچے ان کی صحبت سے متاثر ہوں گے اور ان کی کجی وانحراف اور برے اخلاق ان بچوں میں بھی پیدا ہوں گے۔
- جو باپ اپنے بچوں کو ایسی عشقیہ فلموں کے دیکھنے کی اجازت دے گا جو آوارگی وبے حیائی وآزادی کی طرف لے جاتی اور ان کا ذریعہ بنتی ہیں یا مار دھاڑ پر مشتمل ایسی فلمیں جو جرم اور انحراف پر ابھارتی ہیں اور بچوں کو تو کیا بڑوں تک کو خراب کر دیتی ہیں تو اس میں کوئی شک نہیں کہ ایسا باپ چاہے محسوس کرے یا محسوس نہ کرے لیکن وہ اپنی اولاد کو ایک گہرے گڑھے میں دھکیل رہا ہے جو لازمی طور سے ان بچوں کو یقینی ہلاک اور لازمی تباہی تک پہنچا دے گا۔
- جو باپ اپنی اولاد کو یہ موقع فراہم کرے گا کہ وہ ٹیلی ویژن کی اسکرین پر بھڑکانے والے مناظر اور گندے ڈرامے اور بے ہودہ عریاں اشتہارات دیکھیں تو بلاشبہ ایسی صورت میں بچے

آوارگی و بے حیائی میں نشو ونما پائیں گے اور آہستہ آہستہ آوارہ و آزاد بنیں گے اور مردانگی اورعظمت اور بہترین اسلامی آداب ان میں ختم ہوتے چلے جائیں گے۔

- جو باپ اپنے بچوں کو فحش رسالوں کے خریدنے اور عشقیہ کہانیوں کے پڑھنے اور ننگی تصاویر جمع کرنے کی اجازت دے گا تو لازمی طور سے اولاد بے حیائی اور گناہ کے راستہ پر چلے گی اور گندی آواز و زندگی اور فحش و ناجائز جنسی تعلقات کا سبق حاصل کرے گی۔
- جو باپ اپنی بیوی اور لڑکیوں کو پردہ کرانے کے سلسلہ میں تساہل برتے گا اور ان کی بے پردگی اور زیب و زینت کی نمائش پر چشم پوشی کرے گا اور ان کی دوستیوں اور آزادانہ اختلاف سے تغافل برتے گا اور انہیں یہ موقع فراہم کرے گا کہ وہ بھڑکیلا لباس پہن کر اور اپنے جسم کو عریاں کر کے باہر نکلیں تو ظاہر بات ہے کہ ایسی لڑکیاں گناہ اور بے حیائی کی زندگی کی عادی بنیں گی اور تباہی و گمراہی اور فسق و فجور کے جال میں گرفتار ہوں گی، اور بسا اوقات ایسا بھی ہوگا کہ آخرکار وہ عزت و آبرو بھی گنوا بیٹھیں گی اور شرافت و عزت کو بٹہ لگا لیں گی اور پاک دامنی کے دامن کو تار تار کر دیں گی۔ لیکن اس وقت نہ ندامت کا فائدہ ہوگا اور نہ رونے پیٹنے سے کچھ حاصل۔

أتبكي على لبنٰى و أنت قتلتها
لقد ذهبت لبنٰى فما أنت صانع؟
کیا تم لبنٰی کیلئے روتے ہو حالانکہ تم نے خود ہی اسے قتل کیا ہے۔
لبنٰی تو چلی گئی بتلاؤ اب تم کیا کرو گے؟

- جو باپ اپنے لڑکوں اور لڑکیوں کے اسکول جانے آنے کی نگرانی نہیں کرتا تو ظاہر ہے کہ اس عدمِ توجہی کی وجہ سے بچے یہ فائدہ اٹھائیں گے کہ اسکول کے نام سے خراب و بے کار اور گناہ کی جگہوں میں وقت گزاریں گے، اور ہم نے کتنی ہی ایسی لڑکیوں کے بارے میں سنا ہے کہ وہ بے حیائی اور زنا کے جال میں پھنس گئیں اور جرم و گناہ کی نشانیاں و آثار کھل کر سامنے آ گئے؟
- جو باپ اپنے بچوں کی کتابیوں کے الماریوں اور بستوں کی طرف توجہ نہیں کرے گا، اور ان کو منہمک و مستغرق دیکھنے کے باوجود ان کی نگرانی نہیں کرے گا تو بلاشبہ ایسی صورت میں اگر

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے کہ : امام مالک اور سفیان بن عیینہ نہ ہوتے تو حجاز سے علم رخصت ہو جاتا

اولا دانحراف وکجی کے راستہ پر چل رہی ہوگی تو وہ اپنے اندر یہ داعیہ پائیں گے کہ وہ پسندیدہ ننگی تصویر خریدیں، اور فحش وگندے رسالے پڑھیں، اور اپنی محبوباؤں کو جس طرح کے خطوط چاہیں لکھیں اور نہ کوئی ان کی دیکھ بھال کرنیوالا ہوگا اور نہ سرپرستوں میں کوئی محاسبہ کرنیوالا۔

ایسی صورتِ حال میں ظاہر ہے کہ اولاد تدریجاً آزادی بے راہ روی کی طرف گامزن ہوگی اور نہ ان کے لئے کوئی دینی مانع ورکاوٹ ہوگی اور نہ ان کا ضمیر ان کا حساب کتاب کرے گا۔ ایسی صورت میں ان کو راہِ راست پر لانا ان کی اصلاح اور علاج کرنا مشکل ہو جائے گا۔

In order to enter Paradise

Narrated by Abu Aiyub (Radhiallaho anho):

A man said to the Prophet (sallallaahu 'alaihi wasallam) "Tell me of such a deed as will make me enter Paradise." The people said, "What is the matter with him? What is the matter with him?" The Prophet (sallallaahu 'alaihi wasallam) said, "He has something to ask. (What he needs greatly.)" The Prophet (sallallaahu 'alaihi wasallam) said: "(In order to enter Paradise) you should worship Allah and do not ascribe any partners to Him, offer prayer perfectly, pay the Zakat and keep good relations with your kith and kin."

(Bukhari Vol. 2 : No. 479)

Mr. Muhammad Yaasien, Hafiz Javed Iqbal

Actonville Benoni - R.S.A

ALWAYS AVOID THESE THREE THINGS:

1. Curses from others.
2. Complaints from others against you.
3. Bad duaas (Curses on you).

ALWAYS FIGHT FOR THESE THREE THINGS:

1. Your people.
2. Your country.
3. Your haq(rights).